۱۴ ، ۸ ، ۳۰ھ
۲۲ ــــــ ھ

۹۰/۳۰۰

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیانِ عظام اس مسئلے کے بارے میں۔

الف: بینک ملازم سے ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟ ٹی وی رپیئر کا ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟۔

ب: اگر یہ افراد کسی سے رقم قرض لے کر اس مال سے ہدیہ دیں تو کیسا ہے؟۔

ج: اگر یہ افراد کسی دکاندار سے ادھار مال خریدتے ہوں مثلاً کریانہ کی دکان سے سودا سلف خریدتے ہوں اور مہینے بعد پیسے دیتے ہوں تو اس ادھار خریدے ہوئے مال میں سے یہ ہدیہ دیں تو قبول کرنا کیسا ہے؟۔

د: جس بندے نے ان کو قرض دیا اس کو واپسی اسی حرام مال میں سے ہوگی تو کیا اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟ یعنی قرض واپس وصول کرنے والے کے لئے اس مال سے واپس لینے میں کوئی قباحت تو نہیں۔

بینوا توجروا!

المستفتی: سرفراز خان کوہاٹی۔
۰۳۳۳۰۴۱۳۰۵۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ
الجواب حامداً ومصلیاً

الف، ب، ج ۔ حرام آمدنی والے شخص سے ہدیہ یا تحفہ لینے یا اس کی دعوت کھانے کے بارے میں کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ اس شخص کی آمدنی خالص حرام ہو اور اسی حرام کمائی سے ہدیہ دے یا دعوت کھلائے۔

۲۔ وہ حرام آمدنی سے ہدیہ دینے یا دعوت کھلانے کے بجائے، کسی دوسرے شخص سے حلال قرض لے کر ہدیہ دے یا دعوت کھلائے۔

۳۔ اس شخص کی آمدنی حلال بھی ہو اور حرام بھی، لیکن دونوں آپس میں ایسی مخلوط ہو کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو، البتہ حلال آمدنی زیادہ ہے اور حرام کم۔

۴۔ دونوں قسم کی آمدنی ہو اور غیر ممتاز طور پر مخلوط ہو، لیکن بیشتر آمدنی حرام کی ہو۔

ان چار صورتوں میں سے دوسری اور تیسری صورت میں ایسے شخص کا ہدیہ اور دعوت قبول کرنا جائز ہے، لیکن تیسری صورت میں احتیاط اسی میں ہے کہ ہدیہ اور دعوت قبول نہ کیا جائے۔

جبکہ پہلی اور چوتھی صورت میں ایسے شخص کی دعوت کھانا یا ہدیہ قبول کرنا

(جاری ہے ....)

Scanned by CamScanner

جائز نہیں۔

د۔ اگر قرض وصول کرنے والے (دائن) کو یہ معلوم ہو کہ مدیون کے پاس جو حرام مال ہے، وہ اصل مالک کی رضا اور شریعت کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے مثلاً چوری، غصب، ڈکیتی وغیرہ سے حاصل کیا گیا ہے، تو ایسی صورت میں دائن کیلئے اس مال سے قرض وصول کرنا اور نفع اٹھانا جائز نہیں۔

اور اگر اصل مالک کی رضا سے تو حاصل کیا گیا ہو، لیکن شریعت کی اجازت کے بغیر یعنی غیر مشروع طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو، جیسے سود، قمار، جوا وغیرہ تو اگر اس صورت میں مالک متعیّن نہ ہو، تو اس مالِ حرام سے قرض وصول کرنا اور نفع اٹھانا مکروہ ہے۔

أهدى إلى رجل شيئا أو أضافه إن كان غالب ماله من الحلال فلا بأس إلا أن يعلم بأنه حرام، فإن كان الغالب هو الحرام ينبغي أن لا يقبل الهدية ولا يأكل الطعام إلا أن يخبره بأنه حلال ورثته أو استقرضته من رجل كذا في الينابيع.

أكل الربا وكاسب الحرام أهدى إليه أو أضافه وغالب ماله حرام لا يقبل ولا يأكل ما لم يخبره أن ذلك المال أصله حلال ورثه أو استقرضه، وإن كان غالب ماله حلالاً لا بأس بقبول الهدية والأكل منها كذا في الملتقط.

(هندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات: ٥/٣٤٢، ٣٤٣)

وفي الذخيرة: سئل أبو جعفر عمن اكتسب ماله من أمر السلطان والغرامات المحرمة وغير ذلك هل يحل لمن عرف ذلك أن يأكل من طعامه؟ قال: أحب إلي في دينه أن لا يأكل ويسعه حكما إن لم يكن غصبا أو رشوة (شامي، كتاب الحظر والإباحة: ٩/٦٣٦ رشيدية)

إذا كان لشخص مسلم دين على مسلم، فباع الذي عليه الدين خمرا وأخذ ثمنها وقضى الدين، لا يحل للمدين أن يأخذ ذلك بدينه

(البحر الرائق، كتاب الكراهية، فصل في البيع: ٨/٣٦٩ رشيدية) فقط

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

كتبه: سید إقبال شاہ پشاوری
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية كراتشي
١٩ / ٨ / ١٤٣٠ھ
١١ / ٨ / ٢٠٠٩ء

الجواب صحيح
٢٠ / ٨ / ٣٠ھ

الجواب صحيح
عفی
١٩ / ٨ / ٣٠ھ

Scanned by CamScanner